درس ترمذی شریف

افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی
ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی اکل الدباء
کدو کھانا

حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن معاوية بن صالح عن ابى طالوت قال دخلت على انس بن مالك وهو يأ كل القرع وهويقول يالك شجرة مااحبك الى لحبّ رسول الله ﷺ اياك وفى الباب عن حكيم بن جابر عن ابيه هذا حديث غريب من هذا الوجه۔ ترجمہ : حضرت ابو طالوت فرماتے ہیں کہ میں حضرت انسؓ کے ہاں داخل ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اس حال میں کہ وہ فرما رہے تھے کہ اے وہ سبزی تم کتنی محبوب ہو مجھ کو رسول اللہ کی محبت کی وجہ سے جو تیرے ساتھ تھی۔

حدثنا محمد بن ميمون المكى ثنا سفيان بن عيينة قال ثنى مالك عن اسحاق بن عبدالله بن ابى طلحة عن انس بن مالك قال رأيته يتبع فى الصحفة يعنى الدباء فلا ازال احبه هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غيروجه عن انس بن مالكؓ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ برتن (پلیٹ میں) کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے تو مجھے اسی دن سے اسکے ساتھ محبت ہونے لگی۔

تشریح :۔ کدو رسول کریم ﷺ کو پسند تھا اور اسکا شمار آپؐ کے پسندیدہ کھانوں میں ہوتا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ ہر وقت کدو کھاتے رہتے تھے یہ تو عشق کا ایک معیار ہے۔ صحابہ کرامؓ

کابڑا عجیب مقام ہے۔رسول کریم ﷺ نے جس چیز کو محبت کی نگاہ سے دیکھا ہے تو صحابہ نے ساری عمر اسکے ساتھ عشق کیا ہے۔کہ یہ چیز رسول کریم ﷺ کو محبوب تھی اس لئے کہا جاتا ہے

ع حبیب الحبیب حبیب کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے۔

تو یہاں بھی رسول اللہ ﷺ نے سبزیوں میں کدو پر معمولی سی توجہ کی ہے اور محبت کی نگاہوں سے دیکھا ہے تو بہت سارے صحابہ کو ساری زندگی اس سے محبت رہی اور اسکی مدح میں اشعار اور قصائد پڑھے ہیں اب بھی شعراء ،صوفیاء اور بزرگان دین نے اس سے محبت کی انتہا کی ہے۔اور اس سے مختلف اشیاء یعنی سبزی ،رائیتہ ،مربہ ،حلوہ، کھیر وغیرہ بنا کر استعمال کرتے ہیں تو یہ محبت کا مقام ہے۔لاہور میں ایک مشہور ہوٹل ہے اسکی کھیر زیادہ مشہور ہے جو کدو سے تیار کی جاتی ہے۔

الدباء کی تحقیق الدباء عموماً کدو کی دو قسمیں ہیں ایک لمبا ہوتا ہے اور دوسرا گول۔الدباء دال کے ضمے اور دباء کے تشدید اور مد کیساتھ کدو کو کہا جاتا ہے اسکا واحد دباۃ آتا ہے دوسری قسم کا کدو گھروں میں ہوتا ہے تو ان دونوں کو الدباء کہا جاتا ہے۔اگرچہ بعض حضرات نے گول کدو کو دباد کہا ہے مگر یہ رائے صحیح نہیں۔البتہ اس گول چھوٹے کو قرع کہا جاتا ہے۔

قرع قاف کے فتحہ اور راء کے سکون کیساتھ مروی ہے، حضرت ابو طالوت فرماتے ہیں کہ میں حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ کدو کھارہے تھے اور ان پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی، کدو کو مخاطب کرکے کہہ رہے تھا یالك شجرة مااحبك الی لحب رسول اللہ ﷺ ایاك کہ اے سبزی تو مجھے کتنی محبوب ہے اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ کو پسند کیا ہے۔

تو یہاں لک کا لام تعجب کیلئے ہے۔

وجہ عشق اس عشق کی وجہ اس باب کی دوسری حدیث میں حضرت انسؓ خود بیان فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ایک دن کھانے پر تشریف فرما تھے اور ایک بڑے برتن میں کدو کا سالن تھا جس میں شوربہ زیادہ اور کدو کے چند ٹکڑے تھے تو رسول اللہ ﷺ اس سالن میں کدو کے ٹکڑوں کو تلاش کررہے تھے اور ٹٹول رہے تھے۔

تشریح حدیث ثانی

حوالی : لام کے فتحہ اور یاء کے سکون کے ساتھ اردگرد کو کہا جاتا ہے لیکن یہاں کسرہ التقاء ساکین کی وجہ سے آیا ہے بعض نے کہا ہے کہ حوالی اصل میں حوالین تھا جیسے جانبین تو نون اضافت کی وجہ سے گر گیا اور حوالی بن گیا لیکن پہلی رائے صحیح ہے۔

القصعة : قاف کے فتحہ کے ساتھ اس برتن کو کہا جاتا ہے جسمیں دس آدمی کھانا کھا سکتے ہوں شمائل کے بعض نسخوں میں الصحفة کے الفاظ بھی مروی ہیں یہ اس برتن کو کہا جاتا ہے جسمیں پانچ آدمی کھانا کھا سکتے ہوں، جبکہ بعض لوگوں نے دونوں کو ایک ہی معنی میں لیا ہے۔ شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کدو کے ٹکڑوں کو ٹٹولنے کی دو صورتیں تھیں :

ا۔ آپؐ صرف اپنی جانب سے تلاش کر رہے تھے، اس لئے کہ دوسروں کی طرف ہاتھ بڑھانا صحیح نہیں آپؐ نے خود تعلیم دی ہے کہ کل ممايليك کہ جو سامنے ہو اسکو کھاؤ۔

۲۔ اور دوسری صورت یہ تھی آپؐ برتن کے تمام کونوں میں تلاش کر رہے تھے۔

اعتراض : مگر اس صورت پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آپؐ نے خود یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے سامنے سے کھایا کریں تو پھر کیسے دوسروں کی طرف ہاتھ بڑھا کر تلاش کرتے تھے ؟

جواب : محدثین نے لکھا ہے کہ آپ کا دوسروں کو منع کرنا اسلئے تھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں سے گھن آتی ہے اور آپؐ سے کسی کو بھی گھن نہیں آتی بلکہ وہاں تو اسکا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ تو علت کی عدم موجودگی کی وجہ سے آپؐ نے ایسا کیا ہے۔ بلکہ صحابہ کرامؓ تو آپؐ کے آثار سے تبرک حاصل کرتے تھے اور آپؐ کے جسم مبارک سے وضو کے قطرات تک کو زمین پر گرنے نہیں دیا۔ اسلئے آپؐ دوسروں کے سامنے سے کدو کے ٹکڑوں کو تلاش کر رہے تھے اس میں کوئی حرج نہ تھی۔

بلکہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں فجعلت اتتبعه اليه ولا اطعمه وأضعه بين يديه لما اعلم انه يحبه (الحدیث) جب مجھے علم ہوا کہ آپ کدو کو پسند فرماتے ہیں تو میں تلاش کر کر کے آپ کے سامنے رکھتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی اکرام اور محبت کی وجہ سے دوسروں کے سامنے کھانے کی چیز رکھنی چاہیے۔

ملا علی قاریؒ نے شرح السنۃ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس عمل سے

اس بات کا جواز ثابت ہوتا ہے کہ اگر کھانا مختلف قسم کا ہو تو اپنے سامنے کے علاوہ دوسرے کے سامنے سے کھانا لینے کیلئے ہاتھ بڑھانا کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ساتھی برا محسوس نہ کرے۔

توانسؓ نے آپؐ کی یہ کیفیت دیکھی تو ساری عمر اسکے ساتھ محبت کرتے رہے۔اور ساری عمر کدو کے باغات لگایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ رسول اکرم ﷺ کے خاص خادم ہیں، دس سال تک آپؐ کی خدمت میں گزارے ہیں اس لیے آپؓ کدو کو عشق کی حد تک پسند فرماتے تھے۔ جو کیفیات انہوں نے دیکھی ہیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں کدو کے پودے کے ساتھ بھی باتیں کرتے تھے اور روتے تھے اور آپ پر عجیب کیفیت طاری ہوتی تھی۔ اس عشق و محبت کی وجہ سے آپ ساری عمر کدو کے باغات لگاتے رہے اور بصرہ میں آپ کے اعلیٰ قسم کے باغات ہوتے تھے۔

<u>کدو کا وزن</u> : حضرت انسؓ کے باغات میں اتنے بڑے کدو ہوا کرتے تھے کہ ایک خچر نہیں اٹھا سکتا تھا، عام طور پر کدو کا وزن ایک پاؤ سے ایک دو کلو تک پایا جاتا ہے۔ امریکہ میں **4-6** کلو کا وزنی کدو عام طور پر ملتا ہے، ہمارے پاکستان کے ضلع ہزارہ میں ایک کاشت کار نے دس کلو کا وزنی کدو کاشت کیا ہے بعض کاشتکاروں کا دعویٰ ہے ۳۰ کلو وزنی کدو بھی ہوتا ہے۔ اللہ نے اسکی وجہ سے آپ کو بہت ساری برکتوں سے نوازا تھا چونکہ رسول اکرم ﷺ نے انسؓ کو مال و اولاد میں برکت کی دعائیں فرمائیں تھی، یہ رسول اللہ کی دعا کی برکت تھی کہ جب آپکا دنیا سے انتقال ہو رہا تھا تو آپکے **120** پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں زندہ تھے۔ بصرہ میں آپ کے بڑے بڑے عظیم الشان باغات تھے، تو یہ محبت کے درجات ہیں اب بھی کدو کے ساتھ ہونی چاہیے، لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ کسی کو اسکے کھانے اور پسند کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اگر تمھاری طبیعت نہ مانے تو اور بات ہے آپ نہ کھائیں اس لئے کہ بعض لوگوں کو چینی اچھی نہیں لگتی کسی کو شکر اور گڑ پسند نہیں ہوتا تو آپ اسکو مجبور نہیں کر سکتے کہ ضرور کھائے مگر جب کہا جائے کہ فلاں چیز آپؐ کو پسند تھی تو اسکو برا مت کہیں۔ بعض ظالم لوگ ناک بھوں چڑھاتے ہیں ایک آدمی حدیث بیان کرتا ہے تو دوسرا تکبر اور غرور سے کہتا ہے کہ جاؤ یہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے ایسا آدمی مرتد ہو کر واجب القتل ہو جاتا ہے اتنی بڑی ایذا ہے رسول اکرم ﷺ کی پسندیدہ چیز کو گھٹیا سمجھ کر

امام ابو یوسف ھارون الرشید کے دربار میں تشریف فرما تھے۔ہارون الرشید بہت بڑے جاہ و جلال والے بادشاہ تھے اسلامی تاریخ میں آپ جیسا جاہ و جلال اور شان و شوکت والا حکمران نہیں گزرا۔ آپ میں جمال اور جلال کی جملہ صفات جمع تھیں، جب بادل آتے تو فرماتے کہ جاؤ جہاں برستے ہو برسو، چاہے افریقہ میں برستے ہو یا تاجکستان اور ازبکستان یا ہندوستان میں برستے ہو یعنی جس ملک میں برسو گے اس کا خراج میرے خزانے میں آئے گا۔ آپ کے دور میں اسلامی ریاست اتنی وسیع ہو چکی تھی، جیساکہ پرانے زمانے میں لوگ کہا کرتے تھے کہ انگریزی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔اسلئے ہر جگہ انگریز کی بادشاہت تھی اگر ایک جگہ ڈوب جاتا تو دوسری جگہ موجود ہوتا، تو ہارون الرشید کے زمانہ میں یہ کیفیت تھی کہ اسکی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا تو آپ اسکی تعبیر ان الفاظ سے کرتے تھے کہ اے بادل جاؤ جہاں چاہو برسو فائدہ مجھے ہی پہنچے گا۔اور قاضی ابو یوسفؒ اسکے قاضی القضاۃ یعنی چیف جسٹس تھے۔دربار لگا ہوا تھا وزراء، امراء اور درباری موجود تھے کسی شخص نے یہ حدیث پیش کی کہ رسول اللہ ﷺ کو کدو بہت پسند تھا تو ایک امیر نے ناک بھوں چڑھا کر کہا کہ یہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے تو اسی وقت امام ابو یوسفؒ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور کھڑے ہو گئے اور چیخ اٹھے کہ النتع والسیف ،چونکہ آپ چیف جسٹس تھے فوراً حکم دیا کہ تلوار اور کھال لے آؤ اس زمانہ میں دربار کے اندر ہی آدمی کو ذبح کیا جاتا تھا۔

<u>النتع</u> اس بڑی کھال کو کہتے ہیں جو اونٹ یا گائے کی کھال سے گول بنایا ہوا ہوتا ہے۔جو دربار میں یا کسی اور جگہ کسی کو قتل کرنے کیلئے استعمال ہوتا تھا، اس پر ریت وغیرہ ڈالکر آدمی کو قتل کیا جاتا اور پھر اسکو لیجاتے تھے اسکے ذریعے دربار گندگی سے محفوظ رہتا تھا۔ تو آپ نے حکم دیا کہ تلوار اور کھال لاؤ، کہ ایک بڑا وزیر قتل ہونے والا ہے۔اسلئے کہ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی محبوب چیز کے مقابلہ میں ایسی بات کہی ہے آج اس ملک میں یہ بڑا تنازع ہے کہ توہین رسالت کی سزا ہونی چاہیے یا نہیں؟ ہمارا کفار اور یہودیوں سے واسطہ پڑا ہے کہ انکے ہاں توہین رسالت کی کوئی پرواہ نہیں۔

جنرل ضیاء الحق صاحب کے زمانہ میں توہین رسالت کا قانون بنا تھا اسکو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے [illegible]

ہمارے آئین اور قانون کی چھوٹی چھوٹی دفعات پر بھی اسکی نظر ہے کہ یہ لوگ کوئی ایسا دفعہ نہ لائیں کہ جس سے اسلام کی عظمت اور اہمیت ظاہر ہو شناختی کارڈ میں اپنا مذہب نہیں لکھو گے کہ تم مسلم ہو یا غیر مسلم ہو، امریکہ کہتا ہے کہ یہ تشخص ختم ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی اسکا کہنا ہے کہ جو شخص توہین رسالت کا مرتکب ہو تو اسکو قتل کی سزا نہ ہوگی اسکو قتل نہ کیا جائے۔ براہ راست امریکہ ہمیں کہہ رہا ہے کہ اس قانون کو ختم کرو۔

وہاں کے صدر کی توہین کرنا جرم ہے اور ہمیں کہتے ہیں پیغمبر کی توہین کرنے والے کو سزا نہیں ہونی چاہیے۔ ہمارے ہاں تو یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی رسول اللہ ﷺ کی توہین کرے اور اسکو معاف کیا جائے۔ یہاں تو توہین کا درجہ بھی نہیں صرف کدو کے دربار میں اس نے ایسے الفاظ کہے ہیں اور قاضی اسکو قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو توہین رسالت بہت بڑی چیز ہے گالی تو معاف نہیں ہوسکتی، اس عنوان پر امام ابن تیمیہؒ کی الصارم المسلول علی شاتم الرسول ایک مستقل کتاب ہے ویسے تو ہر دور میں توہین رسالت پر کتابیں لکھی جاچکی ہیں کہ جس نے رسول اللہ کی توہین کی اور آپؐ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے تو اسکی سزا قتل ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ بہت بڑے آدمی ہیں مجدد ہیں ان کے بارے میں ادھر ادھر کی باتیں نہ سنیں۔

<u>کدو کے فوائد</u> علماء حدیث اور اطباء نے کدو کے بہت سے فوائد لکھے ہیں : ایک صاحب نے بیس تک بڑے بڑے فوائد بیان کئے ہیں۔

(۱) کدو بذات خود بھی جلد ہضم ہوتا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی ہضم کرتا ہے۔

(۲) عقل کو تیز اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔

(۳) بخار میں مبتلا شخص کو آرام وسکون دیتا ہے۔

(۴) بزرگوں سے منقول ہے : من اکل القرع بالعدس رق قلبه وزید فی جماعه وان اخذ بالرمان الحامض والسماق نفع الصفرأ جس کسی نے مسور کے دال کے ساتھ کدو پکا کر کھایا اسکا دل مضبوط ہوا اور قوت مردمی میں اضافہ ہوگا۔ اگر اسے میٹھے انار اور سماق کے ساتھ ملایا جائے تو یہ صفراء کو دور کرتا ہے۔ سماق ایک قسم کی بوٹی ہے جو بھوک بڑھانے کے لئے

استعمال کی جاتی ہے۔ (۵) گرمی کے سر درد کو دور کرتا ہے

(۶) پیٹ کو نرم کرتا ہے۔

(۷) بخار کو توڑنے کیلئے کدو کھلانے اور کاٹ کر جسم پر پھیرنے سے کوئی اچھی دوا نہیں۔

(۸) پیاس بجھاتا ہے اور جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔

(۹) کدو کا بھرتہ کر کے اسکا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔

(۱۰) کدو کو کھانڈ کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اسکے پانی کی کُلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔

(۱۱) کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے دانتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔

(۱۲) کدو کا مربہ جگر کی سوزش کیلئے ازحد مفید ہے۔

(۱۳) کدو کا بیج خون نکلنے کو روکتا ہے۔

(۱۴) کدو کے تیل کو سر میں ملنا نیند کیلئے مفید ہے اور دارو چمبل کیلئے فائدہ مند ہے۔

(۱۵) کدو کا بیج جسم کو فربہ کرتا ہے۔

(۱۶) ہومیوپیتھک کے ماہرین کہتے ہیں کہ متلی اور قے کو روکنے کیلئے کدو سے کوئی بہتر دوا نہیں۔ اور حاملہ عورت کو حمل کے ابتدائی ایام میں صبح کی متلی اور استغراق کو روکنے کیلئے اکسیر ہے اور پیٹ سے کیڑے نکالنے کیلئے مفید اور یقینی دوا ہے۔

(۱۷) کدو کے مغز کے دو بڑے چمچے شہد کیساتھ کھانے سے پیشاب کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۸) جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ پیٹ کی تیزابیت کو ختم کرنے میں اکسیر دوا ہے۔

(۱۹) کدو کا پھل کو سرکہ میں گھول کر پیروں پر لگانے اور محلول کھانے سے پیروں کی جلن درست ہوتی ہے۔

(۲۰) دہلی کے اطباء کڑوا کدو کو خشک کر کے جلا کر شہد میں ملا کر اسکی سلائی ان مریضوں کو لگاتے تھے جنہیں نے رات کے وقت ٹھیک دکھائی نہیں دیتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆